فون نمبر ۲۹   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۹ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۱۱ نبوت ۱۳۴۸ ہش - ۱۱ نومبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۶۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں

نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنیوالا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنیوالے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے۔ اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہرِ مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدیؒ نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن ٭ شرطِ عشق است در طلب مردن

مخالفتِ نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سولے مگر وہ مخالفتِ نفس کرکے مسجد چلا جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے۔ اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں۔ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عبادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے ملا؟ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا وہ اب رہی نہیں۔

قرآن شریف میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا درجہ ثواب کا نہ رہا تو یہ بات بے صبری سے نہیں ملتی۔ انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔ آخر خدا تعالیٰ مہربان ہو کر دروازہ کھول دیتا ہے۔ اسی طرح ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ عبادات کی بجا آوری میں اُسے جو تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو ضعف کی تکلیف ہے اور چکر آ رہے ہیں۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۸ ماہ نبوت بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ نماز مغرب پڑھانے کے بعد جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے تو کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم صالح محمد صاحب نے کی بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اُردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے علی الترتیب (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ" (۲) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور (۳) تصوف اور اس کی تاریخ کے موضوعات پر بہت ٹھوس، پُرمغز اور ایمان افروز مقالے پڑھ کر سنائے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اسلام کی اصل اور بنیادی حقیقت یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ کہ جسے اُس کا قرب حاصل کرنا ہو وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بننے کی کوشش کرے۔ ہر علم جو قرآن مجید میں بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ اور لبِّ لباب یہی ہے کہ فلاں فلاں علم سے تعلق رکھنے والی فلاں فلاں صفات ہیں ان کے مظہر بن جاؤ یہ علوم تمہیں حاصل ہو جائیں گے۔

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

تحریکِ جدید سالِ نو کے لئے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے مالی قربانی کے وعدے

(قسط دوم)

(۱۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۸۰۰/- روپے

(۱۳) سید میر محمود احمد صاحب مع بچگان ۱۱۵/- روپے

قارئین کرام سے ان کی فلاحِ دارین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۴۸ ہش

آسان ترین ـــــ مگر اہم ترین مطالبہ

(۳)

اس لحاظ سے بھی یہ آیات یاد کرنا نہایت اہم ہیں۔ ان آیات میں جہاں مومنوں کی صفات اور منکرین کی پہچان سے مطلع کیا گیا ہے وہاں بعض ان طریقوں کو بھی بیان کر دیا گیا ہے جو منافقین استعمال کرتے ہیں تاکہ ہم ان سے بچ جائیں۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک ان کی بیماریوں اور ان کے فتنوں کا تعلق ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جب بیماری کہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا اس کی اپنی ذات کو نقصان پہنچ رہا ہے لیکن جب فتنہ کہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری جماعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یوں درحصل ان کی بیماریاں اور ان کے فتنے ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافق کی بیماریوں اس کے فتنوں وغیرہ کے متعلق اور پھر ان کا کس طرح ازالہ کیا جا سکتا ہے اس کے متعلق وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ ان بیماریوں کا علاج اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے لیکن چونکہ اس کے مومن بندے اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونے کی حیثیت میں ان کی بیماریوں کے علاج میں کوشاں رہتے ہیں۔ پس ان آیات میں منافقین کی بنیادی کمزوریوں کو بیان فرمایا۔ ان سے بچنے کی تلقین فرمائی اس لئے یہ مضمون اس اعتبار سے بنیادی حیثیت کا حامل ہے کہ اس میں ان بیماریوں سے بچنے کی راہیں بتائی گئی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر چھوٹے اور ہر بڑے اور ہر عورت اور ہر مرد کو یہ آیات زبانی یاد ہونی چاہئیں تاکہ بوقتِ ضرورت ہم اس اعتماد پر پورے اُتر سکیں جو اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر ہم پر کیا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے اسی طرح تمہیں بھی دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے نتیجہ ہی میں سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم صحیح معنوں میں اس کے بندے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس گروہ میں شامل کر دے جس گروہ پر کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بارش کے قطروں سے بھی زیادہ کثرت کے ساتھ نازل ہوتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔ ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اسکی رحمتوں کا ہر جلوہ ہمارے لئے ظاہر ہو تاکہ ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں جس مقصد کے حصول کے لئے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ یعنی غلبۂ اسلام اور حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو تمام بنی نوع انسان کے دل میں قائم کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا سچا عشق اور اس سے حقیقی محبت پر انسان کے دل اور دماغ اور اعلیٰ رُوح اور اس کے تمام جوارح حتّٰی کہ جسم کے ذرہ ذرہ میں پیدا کرنا تاکہ ایک عاشق صادق کی حیثیت سے ہر شخص اپنے محبوب کی محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہو جائے یہاں تک کہ اسی سمندر کا ایک قطرہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق بخشے۔ آمین"

(الفضل یکم اخاء ۱۳۴۸ ہش صہ $\frac{9}{10}$)

ہے اسلحہ ہمارا دُعائیں دُعائیں

ہمارا سہارا دُعائیں دُعائیں

ہے اسلحہ ہمارا دُعائیں دُعائیں

مسلط ہیں تاریک شب کے اندھیرے

سحر کا ستارہ دُعائیں دُعائیں

گھری ہے گو طوفان میں اپنی کشتی

اماں کا کنارہ دُعائیں دُعائیں

یہ اسلام اسلام اسلام کیا ہے

ہے سارے کا سارا دُعائیں دُعائیں

یہ لمحے ہیں تنویر اکسیر اُٹھو

ہے سونے کا دھارا دُعائیں دُعائیں

دنیائے اسلام کی عالمی مشکلات کا واحد حل

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

اسلام خدائے بزرگ و برتر کا آخری آسمانی پیغام ہے۔ جس کی تکمیل ہدایت تو کامل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین اور افضل ترین وجود کے ذریعہ سے ہوئی اور جس کی تکمیل اشاعت کا ذریعہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ساتھ وابستہ کر دی گئی۔ ملت اسلامیہ کی تاریخ عروج و زوال اس بات پر گواہ ہے کہ جب تک خلافت راشدہ قائم رہی اسلام کا پھریرا پوری شان و شوکت کے ساتھ چہار دانگ عالم پر لہراتا رہا۔ خوف و ہراس کی دنیا امن و آشتی کے گہواروں میں بدلتی رہی۔ اور انسانی قلوب پر خدا کی بادشاہت کا سکہ جاری و ساری رہا۔ اور زمین توحید کے دلربا نغموں سے گونجتی رہی مگر آہ! جب اس آسمانی مسند کی بساط الٹ گئی۔ تو بقول مولانا حالی ؎

جس قصر کا تھا سر بفلک گنبد اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اس میں صدا ہے
عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزم عزا ہے

مگر چونکہ شریعت اسلامی ایک دائمی اور ابدی شریعت ہے جس کی حفاظت عرش کے خدا نے ازل سے اپنے ذمہ لے رکھی ہے (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ) لہٰذا اس نے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ عظیم الشان خوشخبری دی۔ کہ آخری زمانہ میں مسلمان پھر خلافت راشدہ کی برکات و انوار سے متمتع ہوں گے۔ اور اسلام کی شوکت رفتہ پھر پلٹ آئے گی۔ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰۃ)

چونکہ اس پیشگوئی کے ظہور کا زمانہ قریب سے قریب تر آ چکا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے تصرف خاص سے حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اس طرف منعطف کی کہ آپ مسلمانوں کو مقام خلافت کی عظمت شان اور جلالت رتبت کا تصور دلائیں۔ جس پر آپ نے "منصب امامت" جیسی معرکۃ الآراء کتاب فارسی میں تصنیف فرمائی۔ اور ساتھ ہی تحریک فرمائی کہ مسلمانوں کو خلیفہ راشد کی جستجو کے لئے ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے اور خلافت راشدہ کے ظہور کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں چنانچہ آپ نے فرمایا:

”قیام خلافت کے تغیر کو فصل بہار کے تغیر کی مانند سمجھنا چاہیئے کہ رات کے بعد دن ہوتا ہے اور وہ پھر ظلمت شب میں گم ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کا نور جوش مارتا ہے نزول نعمت الٰہی یعنی ظہور خلافت راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلیفہ راشد کی جستجو میں ہر وقت صرف کرنا چاہیئے۔ شاید کہ یہ نعمت کاملہ اسی زمانہ میں ظہور فرما دے۔ اور خلافت راشدہ اسی وقت ہی جلوہ گر ہو جائے۔“

(منصب امامت ترجمہ صفحہ ۱۴۲ ناشر مخزن ادب چوک مینار انارکلی لاہور)

مجیب الدعوات کی شان کریمی کا کیا ایمان افروز نظارہ ہے۔ کہ حضرت شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت بالاکوٹ (۶ مئی ۱۸۳۱ء) کے چار سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو خلافت احمدیت کا قیام عمل میں آیا۔ اور اب ہم اس کے تیسرے مبارک دور میں ہیں۔ اور محض اللہ کے فضل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل اور آپ کی بشارتوں کے مطابق اس کے حیرت انگیز انقلابی اثرات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں فالحمد للّٰہ علیٰ احسانہ۔

اللہ تعالےٰ کا مزید فضل و احسان یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ذہنوں اور دماغوں میں نظام خلافت کے قیام کے لئے ایک غیر معمولی تڑپ اور زبردست جذبہ بھی پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور اس کا اظہار قلموں اور زبانوں سے ہونے لگا ہے۔ اور مسلمانوں کا فہیم و ذہین اور اسلام کا درد رکھنے والا ایک طبقہ یہ تسلیم کر رہا ہے کہ عہد حاضر میں عالم اسلام کی مشکلات کا حل صرف خلافت راشدہ میں مضمر ہے۔ یہ خیال پچھلے دنوں اخبار تنظیم اہلحدیث لاہور (۱۲ ستمبر ۶۹ء) نے بھی پیش کیا جس کا تذکرہ مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے قلم سے ”الفضل“ کی ۱۴ اخاء اکتوبر ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کی اشاعت میں آ چکا ہے۔ اب حال ہی میں جناب محمد امیر صاحب ناظم ادارہ تعمیر قومی لاہور کا اخبار امروز لاہور (۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء) کے کالموں میں ”خلافت کا قیام“ کے عنوان سے مندرجہ ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے

”یہ حقیقت ہے کہ ہماری جملہ مشکلات کا حل اور ہماری بہتری و ترقی کا راز صرف اسلام ہی کے نفاذ میں ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے نفاذ کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے چنانچہ اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اسلام کے نفاذ کے لئے سب سے ضروری خلافت کا قیام ہے۔ جس کے قیام کے لئے علامہ اقبال نے یوں راہنمائی فرمائی ہے ؎

خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اس لئے ضروری ہے کہ اب اس ارشاد کے مطابق قیام خلافت کے وسیع نصب العین کے حصول کے لئے تحریک کی جائے۔ اور ایسے مجسمہ ایثار، موحدین اور سچے عاشقین رسول کو منظم کیا جائے جن کے پیش نظر اسلامی نظام کی حسب ذیل خصوصیات ہوں۔

۱۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر ظلم نہ کر سکے۔
۲۔ اخلاق انسانی کو سنوارنے اور اس کی حفاظت کا پورا پورا انتظام ہو۔
۳۔ ہر شخص کی ذہنی و عملی سطح بلند ہونے کے پورے پورے مواقع ہوں۔
۴۔ کوئی شخص دوسرے کا محتاج نہ رہے۔

یہ لوگ ایسے ہوں کہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق قرآن حکیم کے تبیانِ الحقوق کے ارشاد پر بالخصوص عمل پیرا ہو کر معاشرہ میں بنیادی اکائی کے طور پر ایک مثالی اسلامی معاشرہ کا بھرپور مظاہرہ کر سکیں تو خدا کے فضل سے قوم کی حالت یقینی طور پر سنور سکتی ہے۔ اور یہ اپنی خلافت کی حقیقی منزل کی طرف رواں دواں ہو سکتی ہے۔“

جناب مولانا ابوالکلام آزاد نے (جنہیں بعض لوگ ”امام الہند“ کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں) اپنی کتاب ”مسئلہ خلافت“ میں مسلمانان ہند کو مخاطب کرتے ہوئے قیام خلافت کی ضرورت نہایت دلکش اور موثر الفاظ میں بیان کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

”تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے۔ ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں۔ ان کی بلاچون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو سب کے دماغ بے کار ہو جائیں۔ صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے کثرت و ہجوم کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو ”جماعت“ ہے نہ ”امت“ نہ ”قوم“ نہ ”اجتماع“ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں قطرے ہیں مگر دریا نہیں کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے۔ جو بڑے سے بڑا بوجھ گرفت میں لے سکتی ہے۔“

(صفحہ ۱۹۱۔۱۹۲۔ ناشر حیات علم عرفان کچہری روڈ لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا
فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

روزہ داروں کے لئے انعام ــــ بابِ ریان

مکرم ملک رفیق احمد صاحب ربوہ

احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے ماہ رمضان کا چاند دکھائی دینے پر روزوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ روزہ کے لئے ضروری ہے کہ صبح سحری کے وقت کھانا کھایا جائے۔ اور پھر سورج غروب ہونے تک تمام ممنوعہ اشیاء سے پرہیز کیا جائے قرآن مجید میں اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ

یعنی تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے الگ واضح ہو جائے

جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت بعض صحابہؓ نے سفید اور سیاہ دھاگے اپنے پاس رکھ لئے۔ اور جب تک ان دھاگوں میں امتیاز نہ ہوتا تھا۔ وہ کھانے پینے میں حرج نہ سمجھتے تھے۔ اور احادیث میں اصل واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ نازل ہوئے تو اس وقت لوگوں کو پتہ لگا کہ دراصل اس سے مراد دن اور رات ہے۔ حضرت بلالؓ اور ابن مکتومؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فجر کی اذان دیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اے لوگو حضرت بلالؓ کی اذان کے بعد کھاتے پیتے رہا کرو۔ لیکن جب ابن مکتومؓ اذان دے تو پھر کھانا بند کر دو۔ دراصل ابن مکتومؓ نابینا تھے۔ اور وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے جب تک لوگ ادھر ادھر نہ کہتے کہ صبح ہو گئی ہے اذان دو۔

سحری کھانے میں برکت ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ ہمارے اور یہود کے روزوں میں مابہ الامتیاز سحری کا کھانا ہے۔ حضور نے فرمایا جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی سے کام لیتے رہیں گے بھلائی پر رہیں گے۔ یعنی سورج غروب ہو جانے کے معاً بعد جلد سے جلد روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ دیا اور فرمایا۔

"عید فطر کا دن روزوں کے بعد تمہارے کھانے پینے کا دن ہے اور عید الاضحیٰ کا دن قربانی کے کھانے کا دن" (مسلم کتاب الصیام)

قضاء روزوں کی تاخیر کا بیان

اگر رمضان میں کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے روزے رہ جائیں۔ تو انہیں ماہ رمضان کے بعد پورا کیا جا سکتا ہے خواہ جلدی پورے کئے جائیں خواہ تاخیر سے۔ مگر نیکی کے کاموں میں جلدی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ حدیث میں فوت شدہ لوگوں کے قضاء شدہ روزوں کے ادا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

ایک عورت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا حضور میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ اور اس پر ایک مہینہ کے روزے واجب تھے۔ حضور نے فرمایا اگر تمہاری ماں کے ذمے قرضہ ہوتا تو کیا تم اس کو ادا کر دیتیں اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو خدا کا قرض ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے

روزوں کے فضائل

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے۔ جیسے حدیث قدسی ہے

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ روزے گنہوں اور عذاب دوزخ سے بچنے کے لئے ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ روزہ دار کے لئے لازم ہے کہ لہو و لعب اور فحش گوئی اور فضول باتوں سے پرہیز کرے اور ذکر الٰہی میں معروف رہے۔ اور خدا تعالےٰ کا مقرب بننے کے لئے پوری جدوجہد کرے۔ اور اس کے لئے کمرِ ہمت کس لے۔ جب وہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے کھانا پینا چھوڑتا ہے۔ تو ان تمام شرائط کو بھی ملحوظ رکھے۔ جن کی وجہ سے روزہ مقبول ہوتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ دوسری جب وہ خدا تعالےٰ سے ملاقات کرے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں روزہ داروں کے لئے ایک خاص دروازہ ہوگا۔ جس کا نام بابِ ریان ہے۔ اس میں صرف روزہ داروں کو ہی داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔

اپنی منزل کو پہچان

ــــ از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے ــــ

اپنی منزل کو پہچان — اے بھولے بھٹکے انسان
منجدھاروں کی بات نہیں ہے — ساحل پر آئے طوفان
دیکھ ستم تہذیبِ جہاں کا — آنکھ ہے روشن دل ویران
کون کسی کے درد کو جانے — تُو غافل ہے ریَں انجان
چاند ستارے دینے والے — دل کی بستی ہے سنسان
عشق کا ہر دستور نیا ہے — جو غافل ہے۔ وہ نادان

اپنی اپنی راہ ہے اختر
اپنا اپنا دین۔ ایمان

غربا کے لئے گرم پارچات

ــــ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ــــ

مخیّر خواتین کو بذریعہ اعلان توجہ دلاتی ہوں کہ سردی کا موسم قریب آ رہا ہے مستحق عورتوں اور بچوں کے لئے گرم کپڑے بھجوائیں۔ اسی طرح لحاف توشک اور کمبل بھی بھجوائیں۔ مردوں کے کپڑے نہ بھجوائیں صرف عورتوں اور بچوں کے کپڑے بھجوائیں۔ (مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

چوہدری محمد اکبر صاحب گرداور مرحوم کا ذکر خیر

چوہدری محمد اکبر صاحب گرداور مرحوم مکرم چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم درچھوٹ بھٹی کے فرزند اکبر تھے آپ کی عمر بوقت وفات ۶۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ آپ مکرم میاں محمد سرور صاحب قائد مجلس ۱۶۹ محمود آباد ہرا و ضلع بہاولنگر کے خسر اور رشتہ میں حقیقی ماموں تھے آپ نہایت مخلص ہنس مکھ اور با وجاہت شخص تھے۔ جماعت کے بہترین کارکن تھے اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ اپنی برادری میں اپنے حسن اخلاق اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے اس قدر مقبول اور ہر دلعزیز تھے کہ برادری کے جملہ مسائل کو اکثر آپ ہی نپٹاتے تھے باعمل احمدی تھے آپ کی تقریر بہت مؤثر ہوتی تھی۔ ملازمت کے دوران اپنے فرائض کو سرانجام دینے کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اپنے افسروں کی اطاعت اور ماتحتوں سے حسن سلوک کرنا فرض اولین سمجھتے تھے چاہے کتنا ہی پریشانی اور غم کا وقت آتا۔ نہایت صبر و سکون اور خندہ پیشانی سے وقت گذارتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے آپ کو خاص طور عقیدت تھی۔ اور مرکز کے نمائندگان اور کارکنوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے مہمان نوازی کی صفت بھی آپ میں نمایاں تھی۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے مورث اعلیٰ مکرم چوہدری عمر بخش صاحب بھٹی نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے قبل آپ نے گاؤں بھکو بھٹی میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کروائی تھی جو اب بھی موجود ہے آپ کو بہت با وکشوف بزرگ تھے۔ جب مسجد مکمل ہوئی تو انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار بزبان فارسی لکھوا دیئے ؎

عمر بخش از فضل رب قدیر
بنا کرد ایں کعبۂ دل پذیر
بہ بنیا معزز بکن اے خدا
بعقبیٰ عطا باد اجر کبیر
بیا احمد از ہجرت احمدی
بہ فرخ کہ گو مسجد بے نظیر

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے اس بزرگ کی دعاؤں کے طفیل ہی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری برادری احمدیت میں داخل ہوئی۔

۱۵ اگست ۱۹۶۵ء میں مختصر سی بارہ گھنٹے کی علالت کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جاملے اور سینکڑوں ہزاروں اشخاص اپنوں اور بیگانوں کو اشکبار چھوڑ کر خدا کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کو فوت ہوئے گو چار سال ہو گئے ہیں مگر مرحوم کے اعلیٰ اخلاق کی یاد ہمارے دلوں میں اب بھی اسی طرح تر و تازہ ہے جیسے آپ کی زندگی میں تھی۔

آپ نے اپنی یادگار ایک بیوہ اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ افسوس کہ نرینہ اولاد کوئی نہیں ہے

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمادے اور یتیم بچیوں کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور ان کو صبر کرنے اور اپنے مخلص باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملے آپ کے دو چھوٹے بھائی مکرم محمد انور صاحب و محمد اسلم صاحب نہایت مخلص احمدی ہیں اور خدام الاحمدیہ مقامی کے سرگرم کارکن ہیں۔ آپ کی وفات اپنے گاؤں بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ میں ہوئی اور وہاں پر ہی مدفون ہوئے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔

خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق
معلم وقف جدید
جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں
ضلع گوجرانوالہ

درخواست دعا

خاکسار کو اعصابی درد ہے۔ جس سے طبیعت خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد دار الشفاء خانپور وال)

جائیداد کے موصیوں کیلئے

نہایت ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے اور ان کی جائیداد موجود ہے ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائیداد) ادا ہونا ضروری ہے۔

اس سال مجلس شوریٰ میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائیداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ مورخہ ۲-۵-۶۹ء میں درج ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائیداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائیداد کی قیمت بذریعہ ناظم جائیداد لگوا کر اسے سو ماہوار قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کر دے۔ قیمت جائیداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی۔ بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائیداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی از بعد ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

اس ریزولیوشن کی مکمل مطبوعہ نقل دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے تمام موصی احباب کو بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس ریزولیوشن کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور اس میں دی گئی رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ (صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر

الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ مشتہرین کو جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۲ر اخاء ۱۳۴۸ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ناموں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی نیز فرمایا!

جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اللہ تعالیٰ ہی ان سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہماری دیگر بہنوں کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

”سچی بات یہی ہے“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

”سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اگر تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں بھی برکت ڈالے گا۔ جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا اور جن کے وجود میں بھی برکت ڈالے گا“

حضور ایدہ اللہ نے یہ بشارت تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سنائی تھی۔ پس اس بشارت کا مصداق بننے کے لئے ہر فرد جماعت کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ وہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کا کس قدر وعدہ پورا کر رہا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چھتیسویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ اسلئے ہر فرد جماعت کا حسب توفیق وعدہ حضور کی خدمت میں اولین موقعہ پر پیش ہو جانا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خصوصی سندات حاصل کرنیکا طریقہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسے تمام اطفال کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۷ دسمبر سے پہلے پہلے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں گے ایک خصوصی سند دی جائے گی۔ سند حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بچے ان آیات کو فوری طور پر زبانی یاد کریں اور اپنی مجلس کے قائد صاحب کو سنا دیں تاکہ مجلس کی طرف سے تصدیق ہونے پر سند جاری کر دی جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تشحیذ الاذہان کا سالنامہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع ہو چکا ہے اور مورخہ ۳۱ر ۱۰ر ۴۸ کو خریداران اور ایجنٹ صاحبان کو بھجوا دیا گیا ہے۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان مقامی پوسٹ آفس سے رابطہ پیدا کر کے حاصل کر لیں۔

نمبر ۲۔ سالنامہ کی قیمت مبلغ دو روپے ہے لیکن مستقل خریداروں کے لئے ایک روپیہ ہے۔ اسلئے ایجنٹ صاحبان مستقل خریداروں سے ایک روپیہ وصول کریں۔ اور جو مستقل خریدار نہیں اگر وہ رسالہ منگوانا چاہیں تو ان سے دو روپے فی رسالہ کے حساب سے وصول کر کے مرکز کو بھجوائیں۔

(مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان)

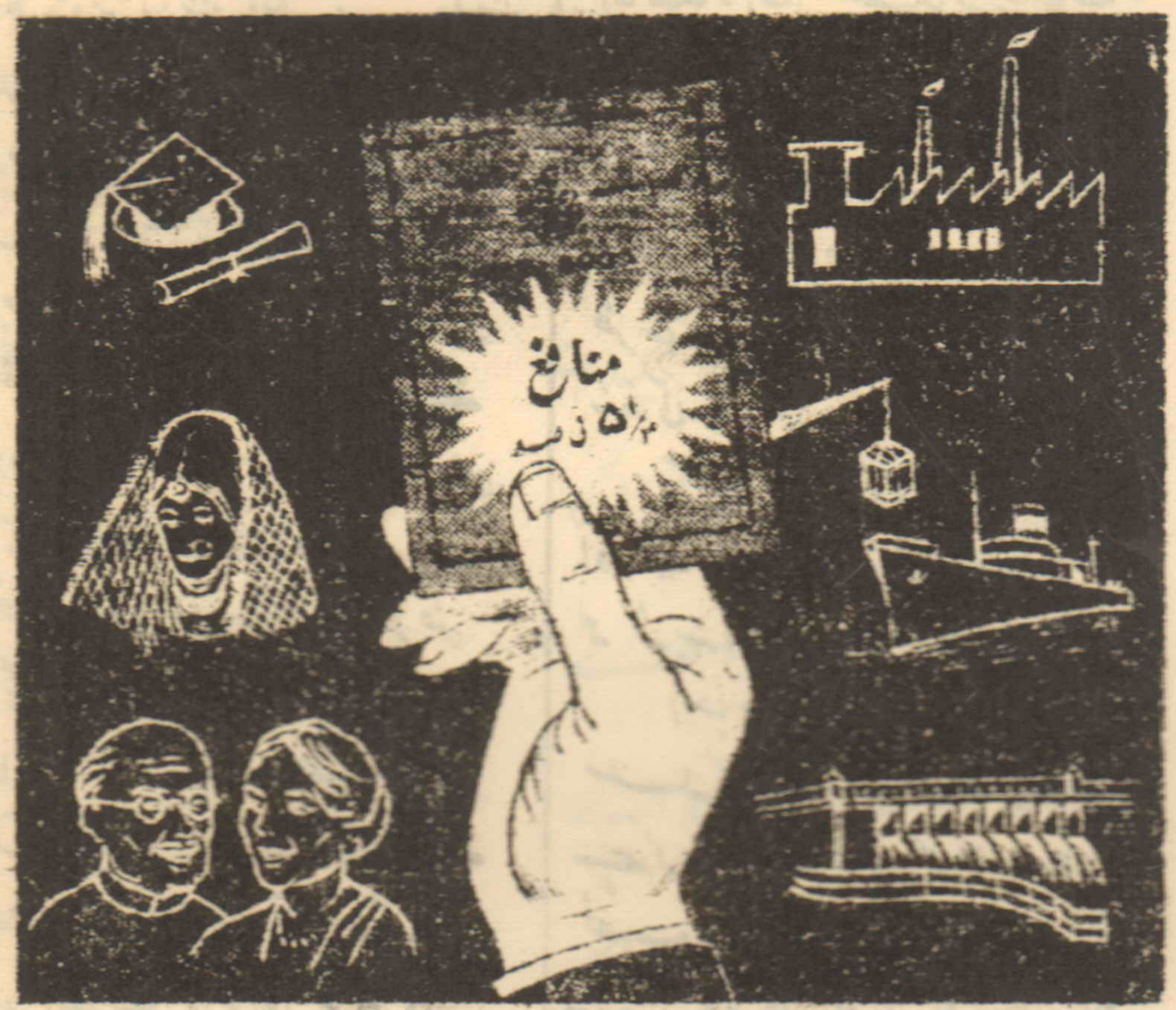

ایک پنتھ دو کاج

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں بچت جمع کرانے سے آپ کو بھی فائدہ اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ۔ ایک طرف تو آپ اپنی بچت اور اس کے منافع کی رقم سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتر زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی بچت تعمیری کاموں پر صرف ہوتی ہے ملک کے تعمیری اور تحقیقی ادارے ذرائع آمد و رفت اور چالنا بندرگاہ اور تربیلا بند جیسے عظیم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سرمایہ لگایا جا رہا ہے اس میں وہ رقمیں بھی شامل ہیں جو آپ پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع کراتے ہیں۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں نفع بھی سب سے زیادہ ملتا ہے

منافع کی شرح

عام حسابات پر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۵½ فی صد

میعادی حسابات پر

۶ ماہ سے زائد اور ۱۲ ماہ سے کم مدت کے لئے	۵¾ فی صد
۱۲ 〃 〃 〃 〃 ۲۴ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۶ 〃 〃
۲۴ 〃 〃 〃 〃 ۳۶ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۶½ 〃 〃
۳۶ 〃 〃 〃 〃 مدت کے لئے	۷ 〃 〃

پوسٹ آفس سیونگ بینک

POR-1/69

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ایک اسلامی ملک ـــ مراکش

مراکش براعظم افریقہ کے انتہائی شمالی میں ساحل سمندر پر واقع ایک زرخیز و شاداب ملک ہے۔ ابھی اس کی آزادی کو چند ہی سال ہوئے ہیں لیکن اس مختصر مدت میں اس نے سیاسی، تمدنی، تجارتی اور صنعتی ہر میدان میں حیرت انگیز ترقی کی ہے آج اس کی خوشحالی اور شادابی کو دیکھ کر یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کبھی یہ ملک عروج و زوال کے پر آشوب دور سے بھی گذرا ہے۔

شمالی افریقہ کے سارے ساحلی ممالک، الجزائر، طرابلس، ٹیونس، مراکش یورپ کے قبضہ میں چلے گئے تھے لیکن آزادی و حریت کی قندیل برابر ابنائے وطن کے سینوں میں فروزاں رہی۔ اور وہ اس کے حصول کے لئے برابر جان کی بازی لگاتے رہے اس سلسلہ میں الجزائر کے امیر عبدالقادر طرابلس کے محمد بن علی سنوسی اور مراکش کے امیر عبدالکریم کے نام تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جو اگرچہ آزادی کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکے لیکن انہوں نے حب و آزادی کا جو شعلہ نوجوانوں کے سینوں میں بھڑکا دیا تھا وہ کبھی سرد نہ ہو سکا۔ اور ان ممالک کی آزادی کا سلسلہ شروع ہو گیا سب سے پہلے ۱۹۵۱ء میں لیبیا (طرابلس) اٹلی کے پنجہ سے آزاد ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں ہندوستان مراکش کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہوئی پھر ۱۹۵۶ء میں تیونس نے فرانس کے چنگل سے رہائی پائی اور سب سے آخر میں الجزائر نے فرانس سے سات سال تک نبرد آزما ہونے کے بعد ۱۹۶۲ء میں طوق غلامی اتار پھینکا

مراکش دراصل اس ملک کا ایک مرکزی شہر ہے جس کے نام سے اب پورا ملک موسوم ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں یہ مراکش نامی ایک رہزن کی جائے سکونت تھی۔ خاندان مرابطین کے پہلے بادشاہ سلطان یوسف بن تاشفین کو اس شہر کی تعمیر کا فخر حاصل ہوا۔ یورپ اس ملک کے باشندوں کو مور قوم کے نام سے موسوم کرتے تھے چنانچہ اسی نسبت سے اس علاقہ کو مراکو بھی کہا جاتا ہے عربوں میں اس کا زیادہ مشہور نام المغرب الاقصیٰ ہے

مراکش کا رقبہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار مربع کلومیٹر اور آبادی ایک کروڑ سولہ لاکھ ہے جس میں مسلمان ۹۶ فی صدی ہیں۔

سرزمین مراکش پر اسلام کا جھنڈا ساتویں صدی عیسوی کے اواخر ہی میں بلند ہو گیا تھا۔ آج بھی مراکش میں غالب اکثریت مسلمانوں ہی کی ہے۔ البتہ فقہی مذاہب بدلتے رہے۔ دسویں صدی عیسوی تک حنفی مذہب کا غلبہ رہا۔ اس کے بعد امام مالک کے مذہب کو فروغ حاصل ہوا اس وقت تک انہی کے متبعین کی اکثریت ہے

مراکش میں قابل کاشت خطہ کم اور ریگستان اور بنجر زیادہ ہے۔ کوہ اطلس کے شمال کا حصہ پیداوار اور آب و ہوا میں جنوبی یورپ سے مشابہت رکھتا ہے جنوب کے میدان اور وادیاں کھجور کی کثرت کے سبب بحر النخل کہلاتی ہیں موجودہ قومی حکومت ٹیکنیکل ذرائع سے زمین کو زیادہ سے زیادہ قابل کاشت بنائی جا رہی ہے یہاں کے پہاڑوں میں سنگ مرمر کا بڑا خزانہ محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ لوہا، فاسفیٹ، جست اور سیسہ جیسی معدنیات بھی اس کی زمین میں مدفون ہیں جن کو رفتہ رفتہ نکالا جا رہا ہے۔ گیہوں، جو، چاول، باجرہ، کھجور، زیتون اور روئی یہاں کی خاص پیداوار ہے۔

آزادی کا آفتاب طلوع ہونے کے بعد مراکش کے پہلے فرمانروا مرحوم مولائے محمد خامس قرار پائے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے ولی عہد مولائے حسن ثانی ۳ر مارچ ۱۹۶۱ء کو سریر آرائے سلطنت ہوئے ان کے عہد سے مراکش کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔

مولائے حسن ثانی کی قیادت میں مراکش نے بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کے مدارج طے کئے ابھی ان کی حکومت کو صرف آٹھ سال کی مدت گزری ہے اس مدت میں ملک سیاسی، تمدنی تعلیمی اقتصادی اور معاشی ہر حیثیت سے بہت ترقی یافتہ ہو چکا ہے۔

مراکش کا نظام حکومت گو شاہی ہے لیکن مولائے حسن ملک کے ہر طبقہ میں حد درجہ مقبول ہیں۔ ان کے عہد میں سب سے زیادہ ترقی تعلیمی میدان میں ہوئی ہے‘

(ماخوذ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں (مینیجر)

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

بہترین سرمہ

جو متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر ہے۔ بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے قیمت فی شیشی سولہ آنے

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہر قسم کی امراض، خارش، پانی بہنا، دھند موتیا، ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی پچھتر پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

ٹانکس TONICS مقویات

۱	بے بی ٹانک	بچوں کی کمزوری، سوکھے پن بدہضمی وغیرہ کے لئے	۳/-
۲	برین ٹانک	دماغی تھکان اور کمزوری حافظہ کے لئے	۳/-
۳	نرو ٹانک	دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے	۴/-
۴	سپیشل ٹانک	ہر قسم کی کمزوری اور کمی خون کے لئے	۵/-
۵	سپیشل کورس	خاص کمزوری کا خاص علاج	۱۰/-
۶	ریجووی نیٹنگ کورس	سپیشل کورس سے بھی طاقتور نسخہ	۳۰/-

کیمبرج سسٹم یعنی جدید ہومیوپیتھی کے مجرب نسخے ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوائیں

کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ✱ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

خوشی کے موقعہ پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فرض کو نہ بھولیں۔

محترمہ سردار سلطانہ صاحبہ (بیگم مولانا عبدالمالک خان صاحب) صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ سعید منزل کراچی مبلغ ۲۵/- روپے کا چیک برائے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:

”یہ رقم لجنہ اماء اللہ سعید منزل کی جانب سے اس خوشی کے موقع پر دی گئی ہے کہ امسال بھی یہ حلقہ لجنہ اماء اللہ کراچی کے تمام حلقہ جات میں اپنی حسن کارکردگی کے باعث اوّل قرار دیا گیا ہے۔ بہنوں نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد مبارک کے ماتحت کہ مسرت و خوشی کے موقعہ پر بیرون مساجد کی تعمیر کے فرض کو نہ بھولیں ... اللہ تعالیٰ ہم کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی اور امام وقت کے منشاء کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان سب کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

دیگر احمدی احباب اور بہنیں بھی اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۳ر جولائی ۶۹ء میں چندہ سائنس بلاک کی فہرست میں میرا نام غلطی سے نصرت بن حفیظ الرحمٰن شائع ہو گیا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ صحیح نام ناصرہ نسرین بیگم شیخ حفیظ احمد ہے‘

(بیگم شیخ حفیظ احمد ۱۴ ۷۸/ ۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی)

جہلم کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب ایجنٹ الفضل ریلوے روڈ جہلم سے طلب کر لیا کریں

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

جو لوگ استقامت کے ساتھ خدمتِ دین میں حصّہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو کبھی ضائع نہیں کرتا

وہ انہیں اپنے آسمانی نشانات دکھاتا اور دائمی زندگی اور غیر معمولی انعامات عطا کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ

فرماتا ہے صفا اور مروہ دونوں پہاڑیاں یقیناً اللہ تعالےٰ کے نشانات میں سے ہیں یہ وہ پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور عمرہ میں خانہ کعبہ کے طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے اور سات دفعہ چکر لگایا جاتا ہے بعض نے کہا کہ چودہ دفعہ دوڑنا چاہئیے مگر یہ کمزور خیال ہے اصل میں سات دفعہ ہی سعی ہے اور یہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے صفا سے شروع کرکے مروہ پہ جاتے ہیں اور وہاں سے صفا پر آتے ہیں یہ سعی چونکہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی یادگار میں ہے اس لئے یہ پہاڑیاں اللہ تعالےٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنی بیوی ہاجرہ اور بچے اسمٰعیل کو عرب کی بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ آؤ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی اور حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو انہوں نے خانہ کعبہ کے پاس لاکر بسا دیا جہاں پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کی ایک پتی تک نہ تھی صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی آپ نے انہیں دی اور پرنم آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ جب پانی ختم ہوا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو پیاس لگی۔ اور آخر شدتِ پیاس کی وجہ سے وہ تڑپنے لگ گئے حضرت ہاجرہ سے ان کی پیاس کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اور وہ پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑیں۔ مگر پانی نہ ملا۔ قریب ہی صفا پہاڑی تھی وہ دوڑ کر اس پر چڑھ گئیں۔ کہ شائد کوئی شخص نظر آئے اور وہ اُس سے پانی مانگیں مگر جب وہاں سے کوئی شخص دکھائی نہ دیا تو دوسری پہاڑی مروہ پر دوڑ کر چڑھ گئیں اور وہاں سے بھی کوئی آدمی نظر نہ آیا تو پھر صفا کی طرف آئیں اور اس طرح انہوں نے سات چکر کاٹے۔ آخری چکر میں جب وہ مروہ پر تھیں ان کو ایک آواز آئی۔ حضرت ہاجرہ نے پکار کر کہا کہ اے شخص جس کی یہ آواز ہے اگر تو ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر۔ یہ آواز اللہ تعالےٰ کے ایک فرشتہ کی تھی۔ اُس نے کہا ہاجرہ جا اور دیکھ کہ اسمٰعیل کے پاؤں کے نیچے خدا تعالےٰ نے ایک چشمہ پھوڑ دیا ہے چنانچہ وہ واپس آئیں اور انہوں نے دیکھا کہ جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شدتِ پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے تھے وہاں پانی کا ایک چشمہ پھوٹ رہا ہے اور بڑے زور سے اس میں سے پانی نکل رہا ہے۔ زمزم کا کنواں وہی چشمہ ہے جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے معجزانہ طور پر پھوٹا گیا تھا چنانچہ اس چشمہ کی وجہ سے پھر اس قدر ترقی ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے وہاں عظیم الشان شہر قائم کر دیا۔

غرض صفا اور مروہ کا ذکر کرکے اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ صبر کرتے اور استقامت کے ساتھ خدمتِ دین میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کی طرح انہیں اپنے آسمانی نشانات دکھاتا اور دائمی زندگی اور غیر معمولی انعامات عطا کرتا ہے اگر تم بھی صبر کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہیں بھی ایسے ہی انعامات سے نوازے گا اور تمہیں بھی شعائر اللہ میں داخل کر دے گا

فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا چونکہ بعض لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ صفا اور مروہ پر جانا گناہ ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ لَاجُنَاحَ عَلَیْہِ یہ مراد نہیں کہ جاؤ یا نہ جاؤ تمہارا اختیار ہے کیونکہ حج اور عمرہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی ضروری ہوتی ہے اس طرح فَلَاجُنَاحَ کے یہ بھی معنے ہیں کہ طواف جائز ہے کیونکہ جب اس چیز کے متعلق جسے لوگ حرام جانیں فتویٰ دیا جاتا ہے تو اس وقت اس فقرہ کے معنے صرف اس خیال کی نفی کرنی ہوتی ہے کہ اس کا جواز بتانا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہی مذہب تھا کہ طواف ضروری ہے۔" (تفسیر کبیر سورۃ البقرہ)

تحریک جدید کا چھتیسواں سال اور وعدے

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو علم ہو گیا ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء فرما دیا ہے۔ اب جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات مرکز میں ارسال فرمائیں اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اگر وعدہ جات کے مطبوعہ فارم میسر نہ آئیں تو سادہ کاغذ پر ہی وعدے بھجوا دئیے جائیں۔ تا مسابقت کا ثواب بھی حصہ میں آئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے وعدہ جات پیش کرنے والے احباب

جن احباب نے تحریک جدید کے سال ۳۶ کے لئے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ کے وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان میں سے بعض مزید احباب کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم کرنل محمد افضل صاحب بھٹی کھاریاں چھاؤنی
۲۔ مکرم ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب کالا گوجراں
۳۔ مکرم بشیر الدین احمد صاحب اٹک آئل کمپنی راولپنڈی
۴۔ مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب اٹک آئل کمپنی راولپنڈی

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی" (ناظم وقف جدید افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اخبار احمدیہ بقیہ اوّل

اور جب اس رنگ میں تم علم حاصل کرو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہیں اللہ تعالےٰ کا قرب نصیب ہوگا اور تم اس کے قرب میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ تصوف کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اسلام نے جو تصوف پیش کیا ہے وہ بھی اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انسان اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر بنے جو اصل اور حقیقی صوفی تھے وہ یہی کہتے تھے کہ اصل تصوف کی بنیاد تخلقوا باخلاق اللہ ہی سمجھی گئی ہے۔ انہوں نے جو حقیقت بیان کی وہ مختلف الفاظ میں یہی تھی کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کی صفات کے مظہر بنو۔ حضور نے فرمایا نئی نسل کو اسی رنگ میں رنگین کرنا ضروری ہے کیونکہ زندگی کا مزہ تب ہی ہے کہ اللہ سے زندہ تعلق ہو اور زندہ تعلق خدا سے اسی کا ہوتا ہے جس نے صفات الٰہیہ کا رنگ اپنی زندگی پر چڑھایا ہوا ہو۔

حضور نے مجلس ارشاد میں پڑھے جانے والے ہر سہ مقالہ جات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ مقالے بہت محنت سے تیار کئے گئے ہیں اور ان میں حفاظت کے خدائی وعدے خلافت کی برکات اور اصل تصوف پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے اہل ربوہ کو چاہیئے کہ وہ ان جلسوں میں بکثرت شریک ہوں تا ان میں بیان کئے جانے والے احمدیت اور خدائی نشانوں کے ظہور سے مستفیض ہوں وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور احسانوں کا علم ہی نہیں رکھتے وہ حفاظت اور غلبہ کے خدائی وعدہ کی قدر و قیمت کیسے جان سکتے ہیں ظاہر ہے جو لوگ اس وعدہ کی قدر کو نہیں پہچانیں گے وہ حفاظت کے وعدہ سے باہر ہو جائیں گے حضور نے فرمایا مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۴ دسمبر کو ہوگا مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف آئندہ اجلاس میں بلکہ اس قسم کے تمام جلسوں میں جوق در جوق شریک ہوکر ان سے مستفیض ہوں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۸ نومبر کو جلسہ کے لئے سرگودہا کے بہت احباب نے بھی ربوہ آکر شرکت کی سعادت حاصل کی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴